دلوں میں خود جگہ بنا لینے والی ایک تحریر

انتخاب: حافظ محمد رمضان اعجاز / (متعلم جامعہ علوم اثریہ جہلم)

جس دن خلیفہ منصور رحمہ اللہ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت ہوئی، ایک آدمی ان کے پاس آیا، منصور نے اسے کہا: ''مجھے کوئی نصیحت کیجیے۔'' وہ کہنے لگا: ''دیکھی بات کے ساتھ نصیحت کروں یا یا سنی بات کے ذریعے؟'' خلیفہ بولا: ''بلاشبہ دیکھی بات کے ذریعے نصیحت کیجیے۔''

وہ آدمی کہنے لگا: ''امیر المومنین! عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے گیارہ بیٹے تھے اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے مالِ وراثت میں اٹھارہ دینار چھوڑے تھے، جن میں سے پانچ دینار ان کے کفن پر خرچ ہو گئے۔ چار دینار سے قبر کی جگہ خرید لی گئی اور باقی نو دینار ان کے بیٹوں میں تقسیم کر دیے گئے۔ دوسری طرف حاکم وقت ہشام بن عبدالملک کے بھی گیارہ بیٹے تھے اور والد کے ترکہ سے ہر بیٹے کے حصے میں ہزار ہزار دینار آیا تھا۔ اللہ کی قسم! امیر المومنین، پھر یہ منظر بھی میری آنکھوں نے دیکھا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ایک بیٹے نے سو گھوڑوں کا عطیہ جہاد فی سبیل اللہ میں پیش کیا اور ہشام کے ایک بیٹے کو میں نے بازاروں میں بھیک مانگتے دیکھا ہے۔''

اسی طرح جب عمر بن عبدالعزیز بستر مرگ پر تھے تو لوگوں نے ان سے پوچھا: ''عمر! آپ نے اپنے بیٹوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟'' وہ کہنے لگے: ''میں نے ورثہ میں بیٹوں کو اللہ کا ڈر دیا ہے، اگر یہ نیکوکاروں کی صف میں شامل ہوئے تو اللہ تعالیٰ صالحین کا دوست ہے۔ (وہ اپنے دوستوں کو دنیا و آخرت میں بھلا کیوں رسوا کرے گا؟) البتہ اگر ان کا معاملہ اس کے برعکس ہوا تو میں ہرگز ایسا مال ورثے میں نہیں چھوڑوں گا جو کہ معصیت الٰہی میں معاون ثابت ہو۔''

ذرا غور کیجیے! کتنے ہی ایسے لوگ ہیں، جنہیں اولاد کے لیے محفوظ مستقبل کی بھاگ دوڑ نے تھکا رکھا ہے، اپنے تئیں وہ یہی خیال کرتے ہیں کہ اولاد کو مال کی موجودگی دنیا کے رنج والم سے محفوظ رکھے گی۔ ایسے حالات میں وہ اس امان عظیم سے کیوں کر غافل ہیں، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے: ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ (النساء:9) ''لوگوں کو اس بات کا خیال کر کے ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑتے تو مرتے وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں کیسے کچھ اندیشے لاحق ہوتے پس چاہیے کہ وہ خدا کا خوف کریں اور راستی کی بات کریں۔ یہ آیت غور و فکر اور تلاوت کا خوب رکھتی ہے۔

☆ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اپنی بیٹی کے پاس آئے جو کہ رو رہی تھی، وہ تب چھوٹی بچی تھی اور وہ مسلمانوں کی عید کا دن تھا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پوچھا: ''بیٹی! کیوں رو رہی ہو؟'' کہنے لگی: ''سب بچوں نے نئے کپڑے زیب تن کر رکھے ہیں اور میں نے امیر المومنین کی بیٹی ہو کر پرانے کپڑے پہن رکھے ہیں۔'' اس بات نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو متاثر کیا، چناں چہ آپ بیت المال کے خزانچی کے پاس آکر کہنے لگے: ''کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں ایک مہینے کی پیشگی تنخواہ وصول کر لوں؟'' خازن کہنے لگا: ''امیر المومنین! کوئی مسئلہ نہیں، آپ لے سکتے ہیں۔'' پھر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پیشگی تنخواہ لینے کا مکمل سبب بیان کیا۔ خازن کہنے لگا: ''آپ کے پیشگی تنخواہ لینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے، بس ایک شرط ہے؟'' عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بولے: ''وہ شرط کیا ہے؟'' خازن نے جواب دیا: ''آپ مجھے اس بات کی گارنٹی دے جائیں کہ آپ آئندہ ماہ تک زندہ رہیں گے، تاکہ پیشگی لی جانے والی تنخواہ کی ڈیوٹی پوری کر جائیں۔'' یہ بات سن کر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فوراً وہاں سے پلٹے اور اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ گھر آنے پر اولاد نے پوچھا: ''بابا جان! کیا بنا؟'' کہنے لگے: ''کیا تم لوگ اس بات پر صبر کا مظاہرہ نہیں کر سکتے کہ ہم سب جنت میں داخل ہوں یا پھر تم صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ و اور اس کے سبب تمہارا باپ جہنم کا ایندھن بنے گا؟'' بیٹے بولے: ''بابا جان! ہم دامن صبر تھامے رکھیں گے۔''

کاش! ہم لوگ خازن، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور ان کے بیٹوں کی موثر باتوں پر ذرا غور تو کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان صالحین کا ساتھ نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے چار قسم کے اعمال کو چار شرطوں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

1. شکر: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم:7) ''اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں لازمی طور پر زیادہ عنایت کروں گا۔''
2. ذکر: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرۃ:152) ''تم میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔''
3. دُعا: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (غافر:61) ''تمہارے رب کا اعلان ہے کہ تم مجھ سے دعائیں کرو، میں انہیں قبول کروں گا۔''
4. استغفار: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الانفال:33) ''استغفار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا۔''

اپنے اوقات کو ذکر الٰہی سے مزین کرتے ہوئے ان خوش خبریوں کو حاصل کیجیے۔